''غازی محمود دھرم پال'' یہ خاکہ ایک دلچسپ داستان ہے۔ عبدالغفور نامی ایک شخص نے ہندو مذہب اختیار کیا اور اپنا نام دھرم پال رکھا۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری سے ملاقات کے بعد دھرم پال راہِ راست پر آ گیا اور اس نے پھر اسلام قبول کرلیا۔ اور اپنا نام غازی محمود دھرم پال رکھا۔

مولانا عبدالقادر رائے پوری کے بارے میں بھٹی صاحب نے بہت کم لکھا ہے۔ جب کہ دھرم پال کا ذکر بہت تفصیلی ہے۔ کچھ بزرگوں کا ذکر حضرت رائے پوری کے ساتھ اکثر آتا ہے مگر وہ اس 'ہفت اقلیم' میں نظر نہیں آئے۔ شاید وہ ان شخصیات کا ذکر آئندہ مضامین میں تفصیل کے ساتھ کرنا چاہتے ہوں گے۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی کی حضرت رائے پوریؒ سے ملاقات کے تذکرے میں ''اہل حدیث مکتب فکر میں بیعت کی روایت'' کا مجمل ذکر ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ مولانا غزنوی کس بزرگ سے بیعت تھے؟ محمد اسحاق بھٹی صاحب اس کی تفصیل بھی کہیں تحریر کردیں تو قارئین کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ میرے نزدیک یہ خاکے دراصل بھٹی صاحب کی خودنوشت سوانح کے اقتباسات ہیں۔ ایک شخصیت کے ساتھ بہت سے لوگوں سے ملاقات ہوجاتی ہے۔ ان کا اندازِ بیان نہایت شائستہ ہے۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر لکھتے ہیں:

> ''ہفت اقلیم'' ان کے خاکوں کا تازہ شاہکار ہے۔ اس ہفت خواں کی تسخیر میں وہ ادب وانشاء کے فطری اور فنی لوازم کے باعث کامیاب ٹھہرے ہیں۔ وہ اپنی عمر عزیز کی صد سالہ منزل کے آخری عشروں میں داخل ہو چکے ہیں۔ مگر ان کے اشہبِ قلم کی جواں سالی اور تازہ کاری خوانندگان کرام کو متاثر کرتی ہے۔''

بھٹی صاحب اس عمر میں ایسی شگفتہ داستانیں رقم کررہے ہیں۔ جو کہ نئی نسل کو ان دیکھے جہانوں کی سیر کراتی ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں صحت کے ساتھ سلامت رکھے۔ تاکہ ان کی تازہ تحریریں پڑھنے کو ملتی رہیں۔

(تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● **ماہنامہ ''الشریعہ'' (خاص نمبر) مئی، جون ۲۰۰۹ء**　رئیس التحریر: مولانا ابوعمار زاہد الراشدی مدیر: محمد عمار خان ناصر

ضخامت: ۱۶۰ صفحات　زرتعاون سالانہ: ۱۵۰ روپے　پتا: پوسٹ بکس نمبر ۳۳۱ گوجرانوالہ

پہلے تو میں ''الشریعہ'' کے سرپرست حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مرحوم کی وفات پر تعزیت کروں گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں ان کی مغفرت کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی آئندہ زندگی میں اُن پر رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔ آمین۔

زیر نظر خاص شمارہ اس لیے اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں چند اہم موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ رئیس التحریر کے کلمۂ حق کا عنوان ہے۔ ''ارباب علم ودانش کی عدالت میں الشریعہ کا مقدمہ''۔ اس کے بعد اس شمارے کا پہلا حصہ ''آراء وافکار'' کے تمام مضامین کا تعلق دینی مدارس میں تدریس سے ہے۔ ان مضامین کو عمار خان ناصر، مولانا ابوعمار

زاہدالراشدی، مولانا مفتی محمد زاہد، مولانا مفتی برکت اللہ، قاضی محمد ادریس ایوبی نے لکھا۔ اور اس کے ساتھ '' آئی پی ایس کے زیرِاہتمام مذاکرہ'' بھی اس میں شامل ہے۔

دوسرا حصہ ''مباحث و مکالمہ'' میں محمد عمار خان ناصر، مولانا فضل محمد، حافظ محمد زبیر اور محمد انور عباسی کے مضامین شامل ہیں۔ جنھیں پڑھ کر محسوس ہوتا ہے ان دنوں ''الشریعہ'' میں بہت گرما گرمی ہے۔ عمار ناصر صاحب کی تحریریں بہت بھرپور اور توانا ہیں۔ ''وفاق المدارس'' دینی مدارس کا ایک امتحانی ادارہ ہے۔ اس ادارے کا ایک رسالہ بھی ''وفاق المدارس'' کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ عمار ناصر کا مضمون اسی حوالے سے ہے اور اس کا عنوان ''وفاق المدارس کا تبصرہ۔ چند معروضات'' ہے۔ دراصل الشریعہ میں ایک بحث ''حدود و تعزیرات'' کے موضوع پر چل رہی ہے۔ عمار ناصر صاحب لکھتے ہیں:

> ''تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ ''الشریعہ کی فائلیں دیکھ کر ہمیں دکھ سے کہنا پڑ رہا ہے۔ مولانا زاہدالراشدی صاحب اس پلیٹ فارم پر اپنے اکابر کی راہ مستقیم سے الگ ہو رہے ہیں۔'' یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ اکابر کے طرزِ فکر'' سے مراد اور اس سے وابستگی کا معیار کیا ہے اور یہ بحث دلچسپی کا باعث ہوتی، اگر تبصرہ نگار یہ بتا سکتے کہ ان کے پاس وہ کون سا ریاضیاتی فارمولا ہے جو دو اور دو چار کی طرح یہ بتا سکے گا کہ کون سا فرد یا گروہ اکابر کی راہ پر گامزن ہے اور کون سا منحرف ہو گیا۔''

مزید لکھتے ہیں کہ:

> ''حدود و تعزیرات'' کے حوالے سے ہماری آراء پر ''وفاق المدارس'' کے تبصرے کی طرف۔ تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ ہم نے جن مسائل کو موضوع بنایا ہے، وہ مسلمہ اجماعی مسائل ہیں، اجتہادی نہیں ہیں۔'' مزید یہ کہ ہماری کتاب مغرب و اہل استشراق کی طرف اسلامی حدود پر کیے گئے اعتراضات کو عملی جامہ پہنانے، انھیں اسلامی احکام کا لبادہ اوڑھانے اور پوری فقہ اسلامی کو مشکوک بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔'' تبصرہ نگار نے اس ضمن میں ارتداد کی سزا اور عورت کی نصف دیت جیسے معاملات کا بطور مثال ذکر کیا ہے۔''

میں یہ تو نہیں جانتا کہ یہ بحث مزید کتنا عرصہ چلے گی، لیکن اس بحث کا چلنا ضروری ہے۔ دونوں طرف سے مؤقف سامنے آ رہا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں۔ فہم و فراست رکھنے والے لوگ خلوصِ نیت سے لکھ رہے ہیں۔ ناصر صاحب کا اندازِ بیاں تھوڑا سا جذباتی ضرور ہے مگر یہ بھی خوبی کی بات ہے کہ ان کی تحریر میں تقریر کا رنگ آ جاتا ہے۔ علماء کرام کے درمیان بحث کو زندہ رہنا چاہیے۔ اس کا فائدہ ان لوگوں کو ہوتا ہے جو کہ دین کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے ذہن میں سوال ابھرتے ہیں۔ جب کوئی سوال کرتا ہے تو اس پر شک کیا جاتا ہے۔ میں ذاتی طور پر اس بحث کو ایک صحت مندانہ روایت کے طور پر دیکھ رہا ہوں۔ مولانا راشدی ''کلمہ حق'' میں لکھتے ہیں:

> ''الشریعہ کے مدیر حافظ محمد عمار خان ناصر نے جو راقم الحروف کا فرزند ہے۔ اس فورم کو جناب جاوید احمد غامدی کے افکار کے فروغ کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور اس کے والد کے طور پر راقم الحروف بھی اس کا